سوال

(111) میت پاکستان لے جاسکتے ہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حافظ محمد اویس برمنگھم سے لکھتے ہیں

(الف) کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ یہاں جب کسی کی موت ہوجاتی ہے 'توسب حضرات اپنی میت کو پاکستان یا انڈیا بھیجتے ہیں۔ کیا اسلام میں اس کی اجازت ہے؟

(ب) یہاں میت کو جب دفن کرتے ہیں تو بکس میں دفن کرنا پڑتا ہے تو کیا اسلام اس بکس کیا اجازت دیتا ہے؟ اور اگر دیتا ہے تو بکس کے اندر میت کے نیچے مٹی رکھنی چاہیئے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(الف) اگر کوئی مجبوری اور عذر نہ ہو تو بہتر اور افضل یہی ہے کہ جہاں اور جس جگہ موت واقع ہو میت کو وہاں ہی دفن کیا جائے۔ مگر ضرورت کی شکل میں اسے منتقل کرکے کسی دوسری جگہ لے جاکر دفن کرنا بھی جائز ہے۔ اس سلسلے میں درج ذیل روایت سے استدلال کیا جاسکتا ہے۔

قال عبداللہ بن ابی ملیکہ توفی عبدالرحمن بن ابی بکر بالحبشة فحمل الی مکة فلغن فلما قدمت عائشة اتت قبره ثم قالت واللہ لو حضرتک ما دفنت الاحیث مت۔ (ترمذی ج اکتاب الجنائز باب ماجاء فی زیارة القبور للنساء ص ۳۷۷۔) (المغنی لابن قدامہ جلد دوم ص ۵۱۰)

''یعنی عبدالرحمان بن ابی بکرؓ حبشہ میں فوت ہوئے تو ان کی میت مکہ میں لاکر دفن کی گئی۔ جب ام المومنین حضرت عائشہؓ صدیقہ (ان کی بہن) آئیں اور قبر پر گئیں تو انہوں نے فرمایا: خدا کی قسم اگر میں وہاں موجود ہوتی تو تجھے وہاں پر ہی دفن کیا جاتا جس جگہ موت واقع ہوئی۔''

اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ضرورت ہو تو میت منقول کی جاسکتی ہے۔ بعض نے حضرت عائشہؓ کے فرمان سے یہ ثابت کیا ہے کہ ان کے نزدیک یہ جائز نہیں تھا اسی لئے انہوں نے اس پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔

حضرت امام احمد بن حنبلؒ کا قول ہے

''ما اعلم بنقل الرجل یموت فی بلدہ الی بلد اخر باسا۔'' (المغنی لابن قدامۃ ۲/۴۴۲ مطبوع قاہرہ)

''کہ میرے علم کے مطابق آدمی جس شہر میں فوت ہو' وہاں سے اسے دوسرے شہر میں منتقل کرنے میں کوئی حرج نہیں۔''

امام زہریؒ سے اس بارے میں پوچھا گیا توانہوں نے اس کے جواز میں یہ دلیل دی کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور سعید بن زیدؓ کی میتوں کو عقیق سے مدینہ منورہ لایا گیا اور ابن عینیہؒ نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے وفات کے وقت یہ وصیت کی کہ انہیں یہاں دفن نہ کیا جائے بلکہ سرف کے مقام پر دفن کیا جائے۔ (المغنی لابن قدامہ ۳/۴۴۳)

بعض نے حضرت عائشہؓ کے قول کی یہ توجیہ پیش کی ہے کہ انہوں نے اس اندیشے کے پیش نظر اپنی ناپسندی کا اظہار کیا تھا کہ دور سے میت لائی جائے تو اس کو خراب ہونے کا خطرہ ہوتا ہے' اس لئے قریب کے شہر یا جگہ میں منتقل کرنا جائز ہے' لیکن دور لے جانا درست نہیں۔

مذکورہ دلائل کی روشنی میں اس مسئلے کی درج ذیل صورتیں سامنے آتی ہیں۔

۱۔ بہتر اور افضل یہی ہے کہ میت کے دفن میں کسی نوع کی بھی تاخیر نہ کی جائے اور جہاں فوت ہو اسی مقام پر دفن کیا جائے۔ مسنون طریقہ بھی یہی ہے۔

۲۔ اگر کوئی عذر یا مجبوری ہو تو پھر میت کو دوسرے مقام پر منتقل کرنا جائز ہے۔ مثلاً جہا موت واقع ہوئی وہاں کفن و دفن یا جنازے کا صحیح انتظام نہیں' مسلمانوں کا اپنا قبرستان نہیں یا اس طرح کی کوئی دوسری مجبوری ہے۔

۳۔ برطانیہ سے جو لوگ میت پاکستان یا انڈیا بھیجتے ہیں وہ بڑا عذر یہی پیش کرتے ہیں کہ یہا مسلمانوں کے الگ قبرستان نہیں ہیں اور اگر یہ عذر صحیح ہے تو اس میں کافی وزن بھی ہے۔ مسلمانوں کو غیر مسلموں کے قبرستان میں دفن کرنا بہر حال جائز نہیں ہے اور اس غرض کے لئے اسے اپنے ملک لے جانے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

۴۔ جہاں اپنے عزیز و اقارب ہوں وہاں دفن کرنے کو اس لئے بھی ترجیح دی گئی ہے تاکہ ان کا زیارت و دعا کے لئے آنا ممکن ہوسکے۔ اور اگر عزیز و اقارب سے دور غیر مسلموں کے قبرستان میں دفن کیا جائے جہاں کسی کا دعا کے لئے گزر بھی ممکن نہ ہو تو یہ مرنے والے کے ساتھ سخت بے انصافی ہوگی۔

۵۔ بہر حال عذر اور ضرورت کے تحت میت کا منتقل کرنا جائز ہے لیکن بلا ضرورت یہ جائز نہیں ہے اور خاص طور پر اگر نعش خراب ہونے کا خطرہ ہو یا جنازے میں بہت زیادہ تاخیر ہونے کا اندیشہ ہو تو پھر دوسری جگہ لے جانے کی بجائے وہاں ہی دفن کرنا بہتر ہے۔ بشرطیکہ وہاں مسلمانوں کا اپنا الگ قبرستان موجود ہو۔

(ب) میت کو تابوت میں دفن کرنا خلاف سنت اور مکروہ کام ہے۔ ہاں اگر میت کو کسی جگہ منتقل کرنا ہے یا قبر میں پانی اور نمی آگئی ہے۔ ایسی صورت میں مجبوراً تابوت استعمال کیا جاسکتا ہے لیکن بغیر عذر اور مجبوری کے تابوت میں دفن کرنا جائز نہیں۔

بہتر یہ ہے کہ میت کو بکس سے باہر نکال کر دفن کیا جائے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو پھر تابوت کے اندر مٹی رکھی جاسکتی ہے بشرطیکہ اس کی گنجائش اور جگہ ہو لیکن عام طور پر جو بکس بنائے جاتے ہیں ان میں مزید مٹی ڈالنے کی گنجائش نہیں ہوتی۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص252

محدث فتویٰ